قادیان کے غیراز جماعت احباب کے نام ایک اہم پیغام

از

سیدنا حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

قادیان کے غیر از جماعت احباب کے نام

ایک اہم پیغام

اے وہ باشندگان قادیان و دیہات متعلقہ جن کو ابھی تک اس مقدس انسان سے وابستگی کا فخر حاصل نہیں ہؤا جس کو اس زمانہ کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے' میں دیکھتا ہوں کہ کچھ دنوں سے آپ میں ایک نیا جوش پیدا ہؤا ہے اور آپ لوگوں نے سلسلہ احمدیہ کی تردید کے لئے چند لوگوں کو باہر سے بلوا کر تقریریں کروائی ہیں۔ میں بوجہ ان تعلقات کے جو مجھے آپ لوگوں سے ہیں مثلاً یہ کہ میں اس خاندان سے ہوں جو ابھی دو پشت پہلے تک اس جگہ کا حکمران تھا اور یہ کہ میں اس گاؤں کے مالکوں میں سے ایک مالک ہوں یا یہ کہ میں بھی اس گاؤں کا ایک باشندہ ہوں اور رنج و راحت میں تمہارا شریک ہوں' آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ جبکہ آپ کی طبیعت کا جوش نکل چکا ہے' آپ اپنے اس عمل پر غور کریں کہ اس کا محرک کیا تھا اور یہ کہ کیا آپ نے اپنی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے اعتدال اور انصاف سے کام لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تقریریں کرنے سے اور غصہ سے منہ میں جھاگ بھر لانے یا گالیاں دینے سے خوش نہیں ہوتا بلکہ عمل سے خوش ہوتا ہے۔ کیا آپ لوگوں نے کبھی یہ بھی خیال کیا ہے کہ آپ میں سے اکثر بلکہ سوائے پانچ دس کے باقی سب کے سب نماز روزہ اور دیگر احکام شریعت سے بالکل غافل ہیں اور آپ کی مساجد بالکل ویران پڑی رہتی ہیں اور کبھی پانچ اور کبھی دس نماز پڑھنے والے ہوتے ہیں بلکہ بہتوں سے اگر دریافت کیا جاوے تو وہ مسائل طہارت اور صفائی سے بھی

واقف نہ ہوں گے۔ ابھی اس بات کے دیکھنے والے لوگ زندہ موجود ہیں کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعودؑ نے سلسلہ احمدیہ کے قیام سے پہلے یہاں کے لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر کہ وہ نماز کی طرف توجہ نہیں کرتے خود آدمی بھیج بھیج کر ان کو مسجد میں بلوانا شروع کیا تو ان لوگوں نے یہ عذر کیا کہ نمازیں پڑھنا امراء کا کام ہے۔ ہم غریب لوگ کمائیں یا نمازیں پڑھیں تو آپ نے یہ انتظام کیا کہ ایک وقت کا کھانا ان لوگوں کو دیا جاوے۔ چنانچہ چند دن کھانے کی خاطر پچیس تیس آدمی آتے رہے مگر آخر میں ست ہو گئے اور صرف مغرب کے وقت کہ جس وقت کھانا تقسیم ہوتا تھا آجاتے جس پر آخر یہ سلسلہ بند کرنا پڑا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے شوقِ دینی کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے تو ان کی مراد پوری کر دی۔ اس وقت ہماری جماعت کے پاس قادیان میں چار مساجد ہیں جن میں سے دو نہایت عالی شان ہیں اور چاروں ہی پانچوں وقت نمازیوں سے پُر رہتی ہیں مگر آپ لوگ ابھی ویسے کے ویسے ہی ہیں۔ یہی حال روزوں کا ہے۔ زکوٰۃ دینے والا تو شاید آپ لوگوں میں سے ایک بھی نہ ہو گا چنانچہ اس جلسہ کے محرکوں میں کچھ تاجر بھی ہیں۔ کیا وہ اس بات کا ثبوت دے سکتے ہیں کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ دیا کرتے ہیں۔ حاجی تو ایک بھی نہیں ملے گا حالانکہ کئی لوگ آپ میں سے آسودہ ہیں اور ان کے لئے حج کرنے میں کوئی دینی یا دنیاوی رکاوٹ نہیں اور یہی حالت دیگر امور مذہبی کا ہے۔ پس جب آپ میں سے اکثر بلکہ قریباً تمام کے تمام امور مذہبیہ کے ادا کرنے میں ایسے ست ہیں اور اس کے مقابلہ میں یہیں کے رہنے والوں میں سے جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود کو شناخت کیا ہے وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگے رہتے ہیں اور اس کے لئے اپنے وقت اور اپنے مال بھی قربان کرتے ہیں تو کیا آپ نے کبھی خیال نہیں کیا کہ یہ کیا بات ہے کہ ہم لوگ نمازوں میں ست ہیں بلکہ پڑھتے ہی نہیں اور دوسرے امور مذہبی کی ادائیگی سے بھی غافل ہیں اور اس مدعی کی غلامی میں ہمیں میں سے جو لوگ چلے جاتے ہیں ان کی دینی حالت سنور جاتی ہے اور وہ نماز روزہ کے پابند اور قرآن کریم کے شیدائی ہو جاتے ہیں۔ شاید آپ کو آپ کے علماء یہ حدیث سنا دیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک جماعت ایسی پیدا ہو گی کہ جو تم سے لمبی نمازیں پڑھے گی لیکن وہ دین سے خارج ہو گی مگر اول تو اسی حدیث میں یہ بھی مذکور ہے کہ وہ جماعت حضرت علیؓ کے وقت میں پیدا ہو چکی ہے۔ دوسرے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس حدیث میں یہ نہیں کہ اس جماعت کے لوگ نمازیں پڑھیں گے اور تم نہیں پڑھو گے مگر ہو گے تم ہی اچھے بلکہ یہ فرمایا ہے

کہ وہ تم سے لمبی نمازیں پڑھیں گے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی ایسی جماعت ہے جو اس زمانہ میں ہوئی ہے۔ جب سب کے سب مسلمان نمازیں پڑھا کرتے تھے مگر آج کل تو اکثر بے نماز ہیں۔ غرض کبھی آپ لوگوں نے اس بات پر بھی غور کیا ہے کہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آکر اکثر لوگ دیندار اور شریعت کے احکام کے پابند ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ بھی سوچا ہے کہ جب آپ لوگ امور دین سے بے تعلق ہیں اور ان پر عمل نہیں کرتے تو کیونکر ممکن ہے کہ جو دیندار جماعت ہے وہ تو جھوٹی ہے اور باطل پر ہے لیکن جو لوگ دین سے بالکل غافل ہیں وہ حق پر ہیں اور اسلام کے خیر خواہ ہیں۔ پھر کیا آپ نے اس پر بھی غور کیا کہ جب عملاً آپ لوگ اسلام کی تعلیم سے متنفر ہیں تو کیا اس قسم کے جلسوں کا باعث اور محرک اسلام کی محبت ہو سکتی ہے؟ جن لوگوں کے دل میں اسلام کی محبت ہو وہ نماز کو جو عبادات میں سے پہلا رکن ہے کیونکر ترک کر سکتے ہیں اور جبکہ احکام دین کی پابندی سے یہاں کے اکثر باشندے قاصر ہیں تو پھر کیا صاف یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اس سارے جوش و خروش کا باعث دین اور اسلام اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کی خواہش نہیں بلکہ نفسانی جوش یا ضد ہے اور اگر یہ بات درست ہے اور واقعات اسی کو ثابت کرتے ہیں تو پھر سوچو کہ اس قدر روپیہ یا وقت صرف کرکے آپ لوگوں نے حاصل کیا کیا؟ یہی نہیں کہ روپیہ خرچ کرکے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لیا؟ اور یہ بات خوشی کی نہیں بلکہ رنج کی ہے۔ اسی طرح آپ لوگ اس امر پر بھی غور کریں کہ کیا آپ لوگوں نے اس جلسہ کے کرنے میں اعتدال اور انصاف سے کام لیا؟ اگر نہیں تو دین کے ساتھ آپ نے نیک اخلاق کو بھی خیرباد کہہ دیا۔

سب سے پہلے تو آپ لوگ اپنے اشتہار کو دیکھیں اس میں آپ نے اس شخص کا نام جو لاکھوں آدمیوں کا پیشوا ہے اور بڑے بڑے رئیس جس کی غلامی کا فخر رکھتے ہیں اور جس کے باپ اور دادا کی آپ لوگ رعایا رہے ہیں اور اس وقت بھی آپ میں سے بہت سے اس کے خاندان کے مزارع اور موروثی ہیں اور بعض اس جلسہ کے منتظمین میں سے ایسے ہیں کہ ان کے باپ دادا کا خون اور پوست ان صلہ جات اور صدقات سے بنا ہے جو اس کے والد اور دادا سے ان کو حاصل ہوتے رہتے تھے اور جو اپنی حاجت روائی کے لئے ان کے ہاتھوں کی طرف دیکھتے رہتے تھے اور باقی بھی قریباً سب کے سب ایسے ہیں کہ کسی نہ کسی رنگ میں اس کے اور اس کے بزرگوں کے زیر منت و احسان ہیں، نہایت بے ادبی اور گستاخی سے لیا ہے۔ مذہب اور

چیز ہے اور شرافت اور چیز ہے۔ یہ بات بری نہ تھی کہ اگر آپ لوگ اپنے مذہب کی تائید کرتے لیکن اس کام میں اس شخص کا نام جس کے خاندان کے ہزاروں قسم کے احسان اور حقوق آپ لوگوں پر تھے اس گستاخی سے لینا ہرگز آپ لوگوں کے لئے جائز نہ تھا اور اس حرکت سے آپ لوگوں نے اپنی انسانیت کو بھی بٹہ لگا دیا۔

پھر آپ کے جلسہ میں جو رنگ اختیار کیا گیا ہے اسے دیکھیں کس طرح ناپاک اور گندے حملے اس میں کئے گئے ہیں جو خدا کا خوف رکھنے والا انسان کبھی نہیں کر سکتا۔ کسی شخص کی بے ادبی سے اس کے دشمنوں اور مخالفوں کو درد نہیں محسوس ہوتا بلکہ دوستوں اور ماننے والوں کو ہوتا ہے۔ مرزا صاحب کی نسبت جو الفاظ آپ کے بلائے ہوئے مولویوں نے استعمال کئے ہیں اگر وہی لفظ رسول کریم ﷺ کی نسبت کسی اور مذہب کا پیرو کار استعمال کرے اور مجلس میں باغیرت مسلمان بیٹھے ہوں تو جانتے ہو اس کا نتیجہ کیا ہو گا وہ جلسہ گاہ خون سے بھر جائے گا اور وہ بدگو چند ہی منٹ میں اگلے جہان میں اپنی بدگوئیوں کا جواب دینے کے لئے بھیج دیا جاوے گا اور یہی حال اس کے ساتھیوں کا ہو گا۔ جو تکلیف اس بات سے سب مسلمانوں کو ہو سکتی ہے وہی تکلیف ہمیں حضرت مرزا صاحب کی نسبت اس قسم کے الفاظ استعمال کرنے سے ہوتی ہے کیونکہ ہم آپ کو رسول کریم ﷺ کا جانشین اور آپ کا روحانی بیٹا مانتے ہیں۔ پس رسول کریم ﷺ کے ساتھ ہمیں آپ کے نام کی بھی غیرت ہے مگر آپ کے بلائے ہوئے مولویوں نے بغیر ہمارے احساسات کا خیال کئے اس قسم کے الفاظ استعمال کئے اور ہمارے آدمی اس پر خاموش رہے کیونکہ انہیں یہی تعلیم ملی تھی کہ صبر و حوصلہ سے کام لیں۔ اسی طرح ہمارے بعض معزز دوستوں کی ہتک کرنے کا ارادہ کیا گیا اور خود جواب کے لئے بلا کر جب وہ جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو ان سے سخت کلامی کی گئی۔ پس ان امور پر غور کریں اور سوچیں کہ کیا ایمانداری کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔

آپ لوگوں کو حضرت مرزا صاحب کا جھوٹ یا سچ معلوم کرنے کے لئے کہیں باہر سے مولوی بلانے کی ضرورت نہ تھی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے آپ کے گھر میں مولوی رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے خود مرزا صاحب کی ابتدائی اور آخری حالت کو دیکھا تھا وہی آپ کے لئے کافی واعظ تھی۔ آج سے تیس ۳۰ سال پہلے آپ لوگ جانتے ہیں قادیان کی کیا حالت تھی اس وقت مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ قادیان کا نام دور دور مشہور ہو گا اور دور دور سے

لوگ یہاں چل کر آئیں گے اور اب وہی ہو رہا ہے۔ آپ نے کہا تھا قادیان بہت ترقی کرے گا اور اب ویسا ہی ہو رہا ہے۔ باہر کے دشمنوں کو جانے دو۔ قادیان کے دشمنوں کا دیکھو کیا حال ہوا جب مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا ہے تو کس طرح آپ کے مخالفوں نے شور مچایا۔ ہر قسم کے کام کرنے والوں کو کاموں سے روکا گیا۔ جو مہمان آتے تھے ان کو دِق کیا گیا مسجد کا راستہ بند کیا گیا بے وجہ دنگا اور فساد کیا گیا مگر اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ بتاؤ تو اس بھرے ہوئے گھر کا اب کیا حال ہے جس میں بیسیوں آدمی تھے اب اس کا ایک یتیم بچہ ہے اور وہ بھی احمدی ہو گیا ہے۔ اس گھر کی رونق اور حکومت کو دیکھو اور پھر حضرت مسیح موعود کے مقابلہ کے بعد اس کی حالت کو دیکھو۔ اسی طرح آریوں نے جب بلا وجہ آپ کا مقابلہ کیا اور آپ نے ان کے متعلق قبل از وقت لکھ دیا کہ یہ جلد ہلاک ہو جاویں گے تو کس طرح تڑپا تڑپا کر طاعون نے ان مخالف گھروں کا صفایا ایک سال میں کر دیا۔ کیا ہم نے اپنے ہاتھ سے ان مخالفوں کو مارا تھا اسی نے ان کو ہلاک کیا جو ہمیشہ سے راست بازوں اور سچے بندوں کے دشمنوں کو ہلاک کرتا آیا ہے۔

آپ لوگوں کو چاہئے تھا کہ ان واقعات سے عبرت پکڑتے لیکن آپ نے عبرت نہ پکڑی اور گستاخی میں کوئی انتہاء نہ رکھی۔ اب اس کے بدنتائج بھگتنے کے لئے تیار رہیں کیونکہ انسان کے عذاب سے انسان بچ سکتا ہے لیکن خدا کے عذاب سے نہیں بچ سکتا۔ ہمیں جوش دکھانے کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ لوگ توبہ نہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ خود غیرت دکھائے گا اور ایسے رنگ میں دکھائے گا کہ دشمنوں کا انجام مدتوں لوگوں کے لئے عبرت کا ذریعہ ہو گا۔ خدا کے پیاروں کا مقابلہ آسان نہیں۔ نقل کرنی آسان ہے مگر اصل کی مشابہت حاصل کرنی مشکل۔ میں نے سنا ہے کہ آپ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے ایک مولوی صاحب نے بیان کیا ہے کہ اگر کوئی شخص میرے پاس کچھ مدت رہے تو بذریعہ رؤیا اور کشف اس کو معلوم کروا دوں گا کہ مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔ ان مولوی صاحب نے مسیح موعود کی نقل کی ہے کیونکہ آپ نے یہ اعلان کیا تھا کہ اگر کوئی شخص چالیس دن میرے پاس آکر رہے تو اسے میری صداقت میں کوئی نشان دیا جاوے گا۔ مگر خدا کی باتوں کی نقل کرنی آسان نہیں اگر ان مولوی صاحب میں اس قدر طاقت ہے کہ وہ دوسروں کو رؤیا اور کشف کرا سکتے ہیں تو ان کو خود رؤیا اور کشوف ضرور ہوتے ہوں گے۔ وہ پہلے خود تو وہ کشوف اور رؤیا شائع کریں جن میں ان کو بتایا گیا ہو کہ مرزا صاحب جھوٹے تھے مگر ساتھ یہ بھی شرط ہو گی کہ قسم کھا کر یہ بھی اعلان کریں کہ ان کے کشوف و رؤیا نہ شیطانی ہیں

اور نہ پراگندہ خیالات بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اور میرے اہل و عیال پر خدا کا غضب نازل ہو اور اگر وہ ایسا کرنے کے بعد کسی عبرت انگیز آسمانی عذاب میں گرفتار نہ ہوں اور ان پر اور ان کے کنبہ پر غضب الٰہی نازل نہ ہو تو مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا ثابت ہو جاوے گا لیکن مجھے غالب خیال ہے کہ وہ یہ جرأت نہیں کریں گے کیونکہ ہر ایک انسان کا دل اس کے کاموں پر گواہ ہوتا ہے اور اگر کریں گے تو یقیناً آسمانی عذاب میں مبتلاء ہوں گے۔ میں آخر میں پھر آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانات پر ایمان لاؤ اور اس کے راستبازوں کی تکذیب سے باز آجاؤ ورنہ انجام اچھا نہ ہوگا۔ میں اپنی طرف سے حق ادا کرچکا ہوں اب آپ جانیں اور آپ کا کام۔ جو شیر کے منہ میں اپنی گردن دے گا ہلاک ہی ہوگا۔

مرزا محمود احمد
رئیس قادیان۔ خلیفۃ المسیح الموعود
(الفضل ۲۷۔ نومبر ۱۹۱۷ء)